ہفتہ وار رسالہ: 223
WEEKLY BOOKLET: 223

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب "غیبت کی تباہ کاریاں" کی ایک قسط
بنام

عیب چُھپاؤ جنّت پاؤ

صفحات 17

غیبت ایمان میں فساد پیدا کرتی ہے 03
ایک نومسلم کی دردناک آپ بیتی 04
غیبت سے توبہ کا طریقہ 10
عورت پر تہمت لگانے کے سبب ہلاکت 16

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

یہ مضمون ”غیبت کی تباہ کاریاں“ صفحہ 281 تا 300 سے لیا گیا ہے۔

عَیب چھپاؤ جنّت پاؤ

دعائے عطار! یاربَّ المصطفٰی! جو کوئی 21 صفحات کا رسالہ ”عَیب چھپاؤ جنَّت پاؤ“ پڑھ یا سُن لے ، اُسے لوگوں کے عیب چھپانے والا بنا، دُنیا و آخرت میں اُس کی عیب پوشی فرما اور اُسے بے حساب بخش دے۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم

درود شریف کی فضیلت

حضرت ابو دَرْداء رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ پیارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو شَخص صُبح و شام مجھ پر دس دس بار دُرُود شریف پڑھے گا بروزِ قِیامت میری شَفاعت اُسے پَہُنچ کر رہے گی۔“ (الترغیب والترہیب، 1/261، حدیث:29)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو اپنے عیبوں کو جان لیتا ہے

حضرتِ بی بی رَابِعَہ عَدَوِیَّہ رحمۃُ اللہِ علیہا فرماتی تھیں: بندہ جب اللہ ربُّ العزّت کی مَحبّت کا مزہ چکھ لیتا ہے اللہ پاک اُسے خود اُس کے اپنے عَیبوں پر مُطَّلع فرمادیتا ہے پس اِس وجہ سے وہ دوسروں کے عیبوں میں مشغول نہیں ہوتا۔ (بلکہ اپنے عیبوں کی اصلاح کی طرف متوجّہ رہتا ہے) (تنبیہ المغترین، ص197)

چھپی ہوئی باتوں کی ٹٹول مت کرو!

غمزدوں کے غم دور کرنے والے خوش اَخلاق آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمان ہے: اے وہ لوگو جو زَبان سے ایمان لائے اور ایمان ان کے دلوں میں داخِل نہیں ہوا، مسلمانوں کی

www.dawateislami.net

غیبت نہ کرو اور ان کی چُھپی ہوئی باتوں کی ٹٹول نہ کرو، اس لیے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی چُھپی ہوئی چیز کی ٹٹول کرے گا، اللہ پاک اس کے عیب ظاہر فرمادے گا اور جس کے اللہ (پاک) عیب ظاہر کرے گا۔ اُس کو رُسوا کر دے گا، اگرچہ وہ اپنے مکان کے اندر ہو۔
(ابوداود، 4/354، حدیث: 4880)

اے عاشِقانِ رسول! کسی مسلمان کے عَیبوں کی ٹوہ میں نہیں پڑنا چاہئے، ربِّ کائنات پارہ 26 سُورۃُ الحُجُرات آیت نمبر 12 میں ارشاد فرماتا ہے: ''وَلَا تَجَسَّسُوْا'' ''ترجَمۂ کنزُ الایمان: اور عیب نہ ڈھونڈو۔'' صدرُ الاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: یعنی مسلمانوں کی عیب جوئی نہ کرو اور ان کے چھپے ہوئے حال کی جستجو میں نہ رہو جسے اللہ پاک نے اپنی ستّاری سے چُھپایا۔ (خزائن العرفان، ص 863)

اللہ پاک عیب پوشی فرمائے گا

حضرتِ عبدُ اللہ ابنِ عمر رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ اپنے رب سے ہم گناہ گاروں کو بخشوانے والے پیارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظُلم کرتا ہے اور نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے اور جو اپنے بھائی کی حاجت پوری کرے اللہ پاک اُس کی حاجت پوری کرتا ہے اور جو کسی مسلمان کی تکلیف دور کرے اللہ پاک قِیامت کی تکلیفوں میں سے اُس کی تکلیف دُور فرمائے گا اور جو کسی مسلمان کی عیب پوشی کرے تو خُدائے ستّار قِیامت کے روز اس کی عیب پوشی فرمائے۔
(مسلم، ص 1394، حدیث: 6580)

عَیب چھپاؤ، جنّت پاؤ

حضرتِ ابُو سعید خُدری رضی اللہُ عنہ سے مَروی ہے کہ سرکارِ دوجہان، مدینے کے سلطان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو شخص اپنے بھائی کا عیب دیکھ کر اس کی پردہ

www.dawateislami.net

پوشی کر دے تو وہ جنّت میں داخِل کر دیا جائے گا۔(مُسند عبد بن حمید، ص279 حدیث:885)

جہنّم میں چیخ رہے ہوں گے !

اے عاشِقانِ رسول! سبحانَ اللہ! عیب پوشی کی فضیلت و اَہمِیّت کے بھی کیا کہنے! جو چیز آخِرت کیلئے جس قدر اہم ہو گی شیطان اُسی قَدَر اس کے پیچھے لگے گا۔ لہٰذا مسلمان کو مسلمان کی عیب پوشی سے روکنے کیلئے پورا زور لگا دیتا ہے اور نوبت یہاں تک آ پہنچی ہے کہ آج مسلمانوں کی اکثریَّت مسلمانوں کی عیب دریوں اور غیبتوں میں مشغول ہے اور اکثر کوئی کسی کی خامی ڈھکنے کیلئے تیّار ہی نہیں بِلا تکلُّف بلکہ بسا اوقات تو فخریہ دوسروں کے آگے بیان کر دیتا ہے، ان میں سے اگر کسی نے کسی کا عیب کبھی چھپا بھی لیا تو بس عارضی طور پر، جوں ہی کچھ ناراضی ہوئی کہ جتنے بھی عیب چھپا کر رکھے تھے سب پر سے ایک دم پَردہ اُٹھا دیتا ہے! آہ! خوفِ آخِرت ہی جاتا رہا! یقیناً جہنَّم کی سزا سہی نہیں جاسکے گی۔ حضرتِ عیسیٰ روحُ اللہ علیہ السّلام فرماتے ہیں: کتنے ہی صِحّت مند بدن، خوبصورت چہرے اور میٹھا بولنے والی زَبانیں کل جہنَّم کے طبقات میں چیخ رہے ہوں گے! (مکاشفۃ القلوب، ص152)

اوروں کے عیب چھوڑ نظر خوبیوں پہ رکھ ۔۔۔ عیبوں کی اپنے بھائی مگر خوب رکھ پَرکھ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

غیبت ایمان میں فساد پیدا کرتی ہے

حضرتِ حسن بصری رحمۃُ اللہِ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”غیبت بندۂ مؤمن کے ایمان میں اس سے بھی جلدی فساد پیدا کرتی ہے جتنی جلدی آکِلَہ کی بیماری اُس کے جسم کو خراب کرتی ہے۔“ (آکِلَہ پہلو میں ہونے والے اُس پھوڑے کو کہتے ہیں جس سے گوشت پوست (کھال) سڑ جاتے

www.dawateislami.net

ہیں اور گوشت جھڑنے لگتا ہے)مزید فرمایا کرتے: اے ابنِ آدم! تم اُس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پاسکتے جب تک لوگوں کے عُیُوب تلاش کرنا ترک نہ کردو جو عُیُوب تمہارے اپنے اندر پائے جاتے ہیں، تم اُن کی اِصلاح شُروع کردو اور اُن عیبوں کو اپنی ذات سے دُور کرلو۔ پس جب تم ایسا کروگے تو یہ چیز تمہیں اپنی ہی ذات میں مشغول کردے گی۔ اور اللہ پاک کے نزدیک اِس طرح کا بندہ سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

(ذم الغیبۃ لابن ابی الدنیا، ص93، 97، رقم:54، 60)

ایک نومسلم کی دردناک آپ بیتی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلحمدُ لِلّٰہ عاشِقانِ رسول کی دینی تحریک، دعوتِ اسلامی اہلِ حق کی سنّتوں بھری تحریک ہے، اِس کے عقائد عین قراٰن وسنّت کے مطابِق ہیں، اِس سے ہر دم وابَستہ رہئے، اِن شاءَ اللہ عاشقانِ رسول کی صُحبت کی بَرَکت سے ایمان کی حفاظت کا جذبہ، نیکیوں کی طرف رَغبت اور غیبتوں وغیرہ گُناہوں سے نفرت کی سعادت حاصِل ہوگی۔ ہر حالت میں ایمان کی حفاظت ضَروری ہے اگر ایمان پر خاتمہ نہ ہوا تو عبادت کچھ بھی کام نہ آئے گی، فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْم یعنی اعمال کا دارو مدار خاتِمے پر ہے۔ (بخاری، 4/274، حدیث:6607) چاہے کیسی ہی آفت آن پڑے ایمان ہرگز مُتَزَلزِل نہیں ہونا چاہے۔ اِس ضِمن میں ”ایک نومسلم کی دردناک آپ بیتی“ سننے سے تعلّق رکھتی ہے چُنانچہ دِہلی (ہند) کے عَلاقے سِلَیم پور کے مقیم 22 سالہ نوجوان کے قبولِ اسلام کا ایمان افروز واقِعہ کچھ یوں ہے: وہ ایک غیر مسلم خاندان سے تعلّق رکھتے تھے، ان کے باپ کی خواہش تھی کہ وہ ڈاکٹر بنیں، اس سلسلے میں اُس نے انہیں 1994ء میں اپنے ڈاکٹر دوست کے اَسپتال بھیج دیا۔ وہ غیر مسلم ڈاکٹر مسلمانوں سے اس قَدَر نفرت کرتا تھا کہ ان کے ہاتھوں کی چُھوئی ہوئی چیز تک کھانا یا پینا گوارا نہ کرتا۔ ان کی بھی یہی

www.dawateislami.net

عادت بن گئی کہ سارا دن پیاسا رہنا منظور مگر مسلمانوں کے ہاتھ سے پانی پینا نامنظور۔ کئی سال یونہی گُزر گئے۔ ایک روز سبز عِمامے میں مَلبوس ایک اسلامی بھائی آنکھوں کے آپریشن کے لئے وہاں آئے۔ ان کی زبان و نِگاہ کی حفاظت کا انداز اور حُسنِ اَخلاق دیکھ کر رفتہ رفتہ میں ان کے قریب ہو گیا۔ وہ مجھ پر وقتاً فوقتاً اِنفِرادی کوشِش کرتے رہتے۔ کچھ دنوں بعد وہ اسلامی بھائی اَسپتال سے چلے گئے مگر اِن کا اُن سے رابطہ رہا اور وہ اُن کے پاس آتے جاتے رہے۔ اُن اسلامی بھائی کے پاس ایک ضخیم کتاب تھی جس کا نام "فیضانِ سنّت" تھا، جب وہ چوک وغیرہ پر اُس کا دَرس دیتے تو اِنفِرادی کوشِش کرتے ہوئے انہیں بھی درس میں شرکت کی دعوت پیش کرتے، وہ سننے بیٹھ جاتے۔ فیضانِ سنّت کے دَرس کی بَرَکت سے کچھ ہی دنوں میں ان کا دِل مذہبِ اسلام کیلئے نفرت کے بجائے مَحبت محسوس کرنے لگا۔ اب وہ مسلمانوں کے ساتھ کھا پی بھی لیتے اور مساجد و اذان کا احترام کرتے۔ 2004ء میں ایک روز عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کا رسالہ "غُسل کا طریقہ" انہوں نے پڑھا مگر صحیح طریقے سے سمجھ نہ سکے۔ ان اسلامی بھائی سے پوچھا تو انہوں نے ان کو رِسالے کی مدد سے تفصیلاً طَہارت کے مسائل سمجھائے اور فرمایا کہ حقیقی پاکی بِغیر مسلمان ہوئے حاصِل نہیں کی جاسکتی۔ وہ وقت ان کی سعادتوں کی مِعْراج کا تھا، اُن کے الفاظ نے ان کی زندگی کا رُخ تبدیل کر دیا، انہوں نے کچھ دیر سوچا اور پھر "کلِمہ طیِّبہ" پڑھ کر دائرہ اسلام میں داخِل ہو گئے۔ کُفر کے اندھیرے چھٹ گئے اور ان کا دل نورِ اسلام سے جگمگانے لگا۔

وہ عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کرنے لگے اور سلسلہ عالیہ قادِریہ رَضَویہ میں داخِل ہو کر حُضُور غوثِ اعظم

www.dawateislami.net

رحمۃُ اللہِ علیہ کے مُرید ہوگئے اور باجماعت نَمازیں پڑھنے لگے، کبھی کبھی شیطان انہیں مذہبِ اسلام کے بارے میں وسوسے ڈالتا تھا۔ ایک روز مکتبۃُ المدینہ کا رِسالہ ”بڈّھا پُجاری“ پڑھا تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ان کے وسوسوں کی جڑ کٹ گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ 18 جولائی 2005 کو عاشقانِ رسول کے ہمراہ مَدَنی قافِلے میں سنّتوں بھرے سفر کی سعادت ملی۔ اس سے پہلے وہ ذرا ذرا سی بات پر گھر والوں سے ناراض ہو جاتے، کھانا مزاج کے خلاف ملتا تو خوب شور مچاتے تھے، مَدَنی قافِلے میں سفر کی بَرَکت سے یہ عادت بھی نکل گئی۔ گھر والے ان کی اِس تبدیلی پر حیران تھے اور مذہبِ اسلام سے مُتأَثِّر ہو رہے تھے۔ وہ داڑھی شریف کی سنّت اپنانے کے ساتھ ساتھ سَر پر سبز عِمامہ بھی باندھنے لگے مگر گھر جاتے وقت اُتار لیتے۔ چند دنوں بعد بعض لوگوں نے ان کے خلاف گھر والوں کا منفی ذِہن بنایا جس پر گھر میں سَخْتی شُروع ہو گئی، اب انہیں بات بات پر ٹوکا جاتا بلکہ مارنے سے بھی دریغ نہ کیا جاتا۔ انہوں نے تنگ آکر گھر چھوڑ دیا مگر کچھ ہی روز بعد بھائی وغیرہ نے بہانے سے بُلوایا اور زبردستی نائی (حَجّام) کے پاس پکڑ کر لے گئے۔ جب انہوں نے اُس نائی کو بتایا کہ میں مسلمان ہو چکا ہوں تو وہ ڈر گیا اور اُس نے داڑھی مونڈنے سے انکار کر دیا۔ ان کے گھر والے بھی داڑھی کاٹنے سے ڈر رہے تھے مگر افسوس کہ عِلْمِ دین سے بے بہرہ ایک مسلمان نے گھر والوں سے کہا: ”داڑھی رکھنا ضَروری نہیں ہے، ہمیں دیکھو! لاکھوں مسلمان کہاں داڑھی رکھتے ہیں!“ یہ سُن کر کُفْر کی تاریکیوں میں گِھرے ہوئے گھر والوں کا دِل ایک دَم کُھل گیا اور انہوں نے سوتے میں بلیڈ سے ان کی داڑھی مُونڈنا شروع کر دی۔ ان کی آنکھ کُھل گئی، داڑھی بچانے کی جدوجہد میں ان کا چِہرہ لَہولُہان ہو گیا، وہ رو رو کر انہیں اس کام سے باز رہنے کی اِلتجائیں کرتے رہے مگر انہوں نے ان کی ایک نہ سُنی اور داڑھی مُونڈ کر ہی دم لیا۔ چہرے سے بہنے والا لہو ان کے آنسوؤں میں شامل ہو گیا۔ اُنہوں نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ انہیں ایک کمرے میں قید کر دیا، تن کے کپڑوں

کے علاوہ ان کے پاس اور کچھ نہ تھا، ان کی نگرانی کی جاتی مگر وہ کسی نہ کسی طرح چھپ کر نمازیں ادا کرلیتے۔ نیند کی قربانی دے کر بھی اپنا وُضُو قائم رکھتے تاکہ موقع ملنے پر نَماز ادا کرسکیں۔ ان کا کوئی پُرسانِ حال تھا نہ ہی کوئی ہمدرد تھا کہ جو ہمدردی کے دو میٹھے بول سنا کر ان کی ڈھارس بندھاتا۔ تقریباً 2 ماہ اسی طرح گُزر گئے یہاں تک کہ رَمضانُ الْمبارَک کا مُقدَّس مہینہ تشریف لے آیا۔ آہ! انہیں کون سحری فراہم کرتا! رَمضانُ الْمبارَک کا روزہ چھوڑنا انہیں گوارا نہ تھا چُنانچِہ انہوں نے بِغیر سَحری ہی روزہ رکھ لیا۔ شام تک جب انہوں نے کھانا نہیں کھایا تو گھر والوں کو تشویش ہوئی۔ وہ جمع ہو کر آئے اور کھانا کھانے کیلئے زور دینے لگے۔ انہوں نے کہا: "رکھ دو میں کھالوں گا۔" ان کے جانے کے بعد انہوں نے مزید اصرار سے بچنے کے لئے سالن اِدھر اُدھر کردیا اور روٹیاں جیب میں ڈال لیں مگر گھر والوں کو کسی طرح شک ہو گیا اور اُنہوں نے دن کے وَقْت زبردستی انہیں کھانا کھلایا، وہ دل ہی دل میں کُڑھتے رہے مگر مجبور تھے، یوں وہ پانچ روزے نہ رکھ سکے۔ آخِرکار کسی سبب سے گھر والوں کی طرف سے کچھ ڈھیل ملی اور وہ دوبارہ اَسپتال جانے لگے۔ وہ بِغیر سَحری روزے کی نیّت کرلیتے اور بظاہِر دوپہر کا کھانا ساتھ لے جاتے مگر شام کے وقت اُس سے افطاری کرتے۔ اِسی دَوران انہوں نے اسلام قَبول کرنے کے مُتعَلِّق قانونی کاغذات بھی مکمَّل کروا لئے مگر گھر والوں کو پتا نہیں چلنے دیا۔ وہ گھر والوں سے چُھپ کر جس مسجِد میں نَماز ادا کرنے جاتے تھے وہاں کی انتظامیہ نے خوفزدہ ہو کر انہیں مَنْع کر دیا کہ آپ یہاں نہ آیا کریں، کہیں فَساد نہ ہو جائے۔ ان کا دل تو بَہُت دُکھا کہ میں مسلمان ہوتے ہوئے بھی حالات کی ستَم ظریفی کی وجہ سے مسجد میں داخلے سے روک دیا گیا ہوں مگر بے بسی تھی، بے چارے کیا کرسکتے تھے! دعوتِ اسلامی کا مَدَنی مرکز وہاں سے بَہُت دُور تھا اور حالات کے پیشِ نظر انہوں نے خود ہی اسلامی بھائیوں کو رابطہ کرنے سے منع کر رکھا تھا۔ پریشانیوں کے تَسَلْسُل

www.dawateislami.net

نے ان کے اَعْصاب شَل کر دیئے تھے ، انہیں کوئی ایسا ہمدردو غمگسار بھی نہیں ملتا تھا کہ جس کے کندھے پر سَر رکھ کر چند اَشک بہا کر اپنے دل کا بوجھ ہلکا کر سکیں، آہ! وہ بالکل تنہا تھے ، ایسے وقت میں انہیں نَماز پڑھنے میں بڑا سُکون اور حوصلہ ملتا تھا، ان کی زَبان پر دُرُود شریف جاری رہتا۔ اب انہوں نے ہِمّت کر کے 3 کلو میٹر دُور ''جَنتا کالونی'' کی مسجِد میں باجماعت نَماز ادا کرنے کے لئے جانا شُروع کر دیا۔ گھر والے ایک بار پھر نرم پڑ چکے تھے۔ ایک روز مَحلّے کے کسی نام نہاد مسلمان نے گھر والوں کو اُچھالگانے کیلئے ان کا کچھ اِس طرح ذِہن خراب کرنے کی کوشِش کی کہ ''ہم بھی آخِر مسلمان ہیں، کون سارو زروز نَماز پڑھتے ہیں۔ بس جُمعہ یا عید کی نماز پڑھ لیا کرتے ہیں! لگتا ہے تمہارا بیٹا کسی جنّ کو قابو کرنے کا عمل کر رہا ہے، یہ پاگل ہو جائے گا تو تمہیں پتا چلے گا۔'' اس کی باتیں سُن کر گھر والے گھبرا گئے اور پھر سے سَخْتی شُروع کر دی حتّٰی کہ دُرُود شریف وغیرہ پڑھنے کیلئے ان کے ہونٹ ہلانے پر بھی پابندی لگادی گئی۔ گھر والے انہیں پکڑ کر ایک عامل کے پاس لے گئے اُس نے بھی کہہ دیا کہ اس پر ''اثرات'' ہیں! ان حالات سے وہ بَہُت دلبر داشتہ ہوئے اور شاید وہ دوبارہ کفر کے اندھیروں میں کھو جاتے مگر اللہ پاک کا کرم شامِل حال رہا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ انہوں نے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں عاشقانِ رسول کی زبانی مَحبوبِ ربِّ ذوالجلال صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور حضرتِ بلال رضی اللہ عنہ پر ہونے والے مظالِم کی داستانیں سن رکھی تھیں، ان مَظالِم کے سامنے اِن کی تکالیف کچھ بھی نہیں تھیں، اپنے مَکّی مَدَنی آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی کڑی آزمائشوں اور ان آزمائشوں پر کئے جانے والے بے مثال صَبْر کو یاد کر کے ان کا ایمان اور مضبوط ہو جاتا۔

ایک روز وہ چُھپ کر دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتماع میں جا پہنچے۔ اِطّلاع پا کر گھر والے آدھمکے اور انہیں وہاں سے اُٹھا کر لے گئے۔ نہ انہوں نے کوئی مُزاحَمت کی اور

www.dawateislami.net

نہ کسی کو کرنے دی کہ فساد ہو گا۔گھر لے جا کر انہیں اتنا مارا گیا کہ وہ نیم بے ہوش ہو گئے۔ہوش آنے پر انہوں نے گھر چھوڑنے کا عزمِ مُصَمَّم کر لیا حالانکہ 3 دن پہلے ہی ان کی سرکاری نوکری کی تقرُّری کا آرڈر موصول ہوا تھا جس کے لئے انہوں نے سالوں محنت اور کوششیں کی تھیں۔ اب ایک طرف ذاتی مکان ،ماں باپ اور روشن مستقبل اور دوسری طرف ایمان جیسی عظیم دولت! مگر انہوں نے رَبِّ کریم کے کرم سے ایمان کی حفاظت کی خاطر 21 مارچ 2007 کو اپنی مرضی سے ہجرت کی اور اپنا گھر چھوڑ دیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آج وہ ہند کے مختلف شہروں میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ مَدَنی قافلوں میں سنّتوں بھرا سفر کر رہے ہیں اور گھر والوں کی سختی کے باعث رہ جانے والی تمام نَمازیں بھی قضا کر چکے ہیں۔ان کی خواہش تھی کہ میں بھی کبھی نَماز میں اِمامت کی سعادت حاصل کر سکوں۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی قافِلے میں سفر کی بَرَکت سے چند سُورتوں کو دُرُست مخارِج کے ساتھ یاد کرنے اور نَماز کے ضَروری مسائل سیکھنے میں کامیاب ہو چکے تھے۔لِہٰذا 13 اپریل 2007 کو ان کی مُراد بَر آئی اور انہیں ہند کے ”جھانسی“ نامی شہر میں فجر کی جماعت میں امامت کی سعادت حاصل ہو گئی۔ان کا کہنا ہے دعوتِ اسلامی پر میری جان قربان کہ اس نے کُفْر کی آغوش میں پلنے والے کو نہ صرف دولتِ ایمان سے نوازا بلکہ اِمامت کے مُصلّٰے پر لا کھڑا کیا۔یہ سب میرے ربُّ العزّت کی رحمت ،اور تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی عنایت ہے۔وہ نو مُسلِم اسلامی بھائی دورانِ سفر ”قَنُّوج“ شہر کے مسلمانوں کے مَحلّے ”کاغزیانی“ پہنچے، وہاں کی ”پُرانی مسجد“ کے سامنے والا میدان لوگوں سے بھرا ہوا تھا،کوئی تاش کھیلنے میں تو کوئی جوئے میں مصروف تھا۔ نَمازِ عصر کے بعد وہ ان لوگوں کے پاس نیکی کی دعوت دینے کیلئے گئے یکایک ایک شخص انتہائی غصّے کی حالت میں کھڑا ہو گیا اور انہیں گندی گندی گالیاں دیتے ہوئے ڈانٹنے لگا کہ کسی اور کو جا کر سمجھاؤ ہمیں سمجھانے کی کوئی ضَرورت نہیں ہے۔

www.dawateislami.net

اِتنے میں ایک بوڑھے شخص نے اُس سے کہا: "اس کی بات تو سنو کہ یہ کیا کہنا چاہتا ہے؟" چُنانچِہ انہوں نے نیکی کی دعوت پیش کی اور دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں سیکھے ہوئے نَماز پڑھنے کے فضائل اور نہ پڑھنے سے مُتَعَلِّق وعیدیں سنائیں، جب محسوس ہوا کہ لوہا گرم ہو چکا ہے تو انہوں نے کہا "جو باتیں میں آپ کو بتا رہا ہوں یہ تو آپ حضرات کو مجھے بتانی چاہئیں کیوں کہ میں نے ابھی کچھ عرصہ قبل ہی اسلام قبول کیا ہے۔ پھر انہوں نے مختصراً اپنے اسلام قَبول کرنے اور اس دَوران آنے والے امتحانات کے واقِعات سنانے شُروع کئے تو وہاں موجود حضرات شدّتِ جذبات سے رونے لگے حتّٰی کہ انہیں گالیاں بکنے والا شخص روتے ہوئے کہنے لگا: بس کرو ورنہ میرا دم نکل جائے گا۔ اب یہ تمام لوگ ان کے ساتھ مسجِد میں چلنے کیلئے تیار تھے۔ نمازِ عصر میں ہم دو نَمازی تھے مگر حیرت انگیز طور پر نمازِ مغرِب میں 3 صفیں بن گئیں۔ ایک بُزُرگ فرمانے لگے: "میں ان لوگوں کو دیکھتے دیکھتے بوڑھا ہو گیا ہوں آج پہلی بار انہیں مسجد میں دیکھ رہا ہوں۔"

کافِروں کو چلیں، مشرکوں کو چلیں　　دعوتِ دین دیں، قافِلے میں چلو
کافر آجائیں گے، راہِ حق پائیں گے　　اِن شاءَ اللہ چلیں، قافِلے میں چلو

(وسائلِ بخشش، ص676)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

غیبت سے توبہ کا طریقہ

اللہ پاک کی بارگاہ میں نَدامت کے ساتھ توبہ واِستِغفار کیجئے۔ جس جس کی غیبت کی ہے اُس کیلئے دُعائے مَغْفِرت کیجئے۔ فرمانِ مصطَفٰے صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ہے: غیبت کے کَفّارے میں یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہے، اُس کے لیے اِستِغفار کرے، یہ کہے: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَ لَہٗ۔ یعنی الٰہی! ہمیں اور اُسے بَخْش دے۔ (الدعوات الکبیر للبیہقی، 2/ 294، حدیث: 507) اگر نام

www.dawateislami.net

یاد نہ رہے ہوں تو مشورۃً عرض ہے کہ ہو سکے تو روزانہ وقتاً فوقتاً یوں کہئے: یااللہ! میں نے آج تک جتنی بھی غیبتیں کی ہیں اُن سے توبہ کرتا ہوں۔ یااللہ پاک! میری اور آج تک میں نے جن جن مسلمانوں کی غیبت کی ہے اُن سب کی اپنے محبوب صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے صدقے مغفرت فرما۔ (یاد رہے! قبولیتِ توبہ کیلئے یہ بھی شرط ہے کہ اُس گناہ سے دل میں بیزاری اور آئندہ نہ کرنے کا عزم ہو)۔

میری اور جن جن کی میں نے کی ہے غیبت یا خدا　　مغفرت فرما دے فرما سب پہ یہ رحمت یا خدا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

بندے سے بھی مُعافی مانگے

جس کی ''غیبت'' کی اُس کو پتا نہیں چلا تو اُس سے مُعافی مانگنا ضَروری نہیں۔ اللّٰہُ غفّار کے دربار میں توبہ و استغفار کیجئے اور دل میں پکّا عہد کیجئے کہ آئندہ کبھی کسی کی غیبت نہیں کروں گا۔ اگر اُس کو معلوم ہو گیا ہے تو اُس کے پاس جا کر غیبت کے مقابل اُس کی جائز تعریف، اور اس سے مَحَبَّت کا اظہار کیجئے، تا کہ اُس کا دل خوش ہو اور عاجزی کے ساتھ عرض کیجئے کہ میں نے جو آپ کی غیبت کی ہے اُس پر نادِم ہوں مجھے مُعاف فرما دیجئے۔ اب بِالْفرض وہ مُعاف نہ بھی کرے تب بھی اِن شاءَ اللہ آخِرت میں مُواخَذہ نہ ہو گا۔ ہاں اگر رَسْمی طور پر (SORRY کہہ دیا) بلا اِخلاص مُعافی مانگی اور اُس نے مُعاف کر بھی دیا تب بھی آخِرت میں مُواخَذے (یعنی پوچھ گچھ) کا خوف باقی ہے۔ (بہار شریعت، 3/ 181 حصہ:16)

صدقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب　　بخش بے پوچھے لَجائے کو لَجانا کیا ہے

(حدائقِ بخشش، ص 171)

توبہ کے بعد جس کی غیبت کی تھی اُس کو پتا چل گیا تو؟

غیبت سے توبہ کر لینے کے بعد مُغتاب یعنی جس کی غیبت کی تھی اُس کو پتا چلا تو اب کیا

www.dawateislami.net

کرنا چاہئے! اِس ضِمن میں میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلِ سنّت، امام اَحمد رضا خان رحمۃُ اللہ علیہ فتاوٰی رضویہ جلد 24 صَفْحَہ 411 پر نَقْل کرتے ہیں: رَوضَۃُ العُلَماء میں ہے کہ میں نے حضرتِ ابو محمد رحمۃُ اللہِ علیہ سے پوچھا کہ اگر غیبت اس شخص تک نہیں پہنچی جس کی غیبت کی گئی تھی تو غیبت کرنے والے کے لئے توبہ فائدہ مند ہوگی یا نہیں؟ انھوں نے فرمایا: ہاں (فائدہ مند ہوگی) کیونکہ اس نے بندے کے حق کے مُتَعَلِّق ہونے سے پہلے توبہ کرلی ہے، غیبت بندے کا حق (یعنی حُقُوقُ العِباد میں شامل) اُس وَقت ہوگی جب اُس تک پہنچ جائے گی۔ میں نے کہا کہ اگر توبہ کے بعد اُس شخص تک غیبت پہنچ جائے؟ فرمایا کہ اُس کی توبہ باطِل نہیں ہوگی بلکہ اللہ کریم دونوں کو بَخش دے گا۔ غیبت کرنے والے کو توبہ کی وجہ سے اور جس کی غیبت کی گئی اُسے اُس تکلیف کی وجہ سے جو اسے غیبت سُن کر ہوئی ہے کیونکہ اللہ پاک کریم ہے اس کے مُتَعَلِّق یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ کسی کی توبہ قَبول فرما کر رَد فرمادے بلکہ دونوں کو بَخش دے گا۔ (منح الروض للقاری، ص440)

ڈر تھا کہ عصیاں کی سزا، اب ہوگی یا روزِ جزا

دی اُن کی رحمت نے صدا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(حدائقِ بخشش، ص110)

جس کی غیبت کی اُس کو پتا چل گیا۔۔۔ پھر مر گیا

امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”جس کی غیبت کی (اُس کو پتا چل گیا اور اب) وہ مر گیا یا غائب ہو گیا اُس سے کس طرح مُعافی مانگے؟ یہ مُعاملہ بہت دشوار ہو گیا! لہٰذا اب چاہیے کہ خوب نیکیاں کرے تاکہ قِیامت میں اگر اِس کی نیکیاں غیبت کے بدلے دے دی جائیں جب بھی اس کے پاس نیکیاں باقی رہ جائیں۔ (ردالمحتار، 9/677)

حکایت: حضرت شیخ عبدُالوہّاب شَعْرانی رحمۃُ اللہِ علیہ نَقْل کرتے ہیں: میرے بھائی افضلُ الدّین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نیک اعمال زیادہ کرتا ہوں تاکہ قیامت کے دن میرے پاس اعمال میں سے کچھ نہ کچھ ہو، جو کہ ان کو دیا جاسکے جن کا میرے ذمّے (حقوقُ العِباد کے تعلّق سے) مال یا عزّت کا کچھ مطالَبہ ہو۔ (تنبیہ المغترین، ص191)

بازارِ عمل میں تو سودا نہ بنا اپنا سرکار! کرم تجھ میں عیبی کی سمائی ہے

(حدائقِ بخشش، ص192)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

ہائے شامتِ نفس!

آہ! آہ! آہ! وہ مجموعۂ غفلت و سراپا معصیت کہاں جائے جو کہ نَفْس کی شامت کے سبب لاتعداد اَفراد کی غیبت کرچکا ہو، مرنے یا غائب ہونے والوں کی بات تو دور رہی، جاننے پہچاننے کے باوُجُود مُرَوّت کی مَنوں وزنی بیڑیوں میں جکڑے ہونے کے باعث مُعافی مانگنے سے شرماتا ہو! ہائے! ہائے! ہائے! اگر بروزِ قیامت ڈھیر سارے اہلِ حُقُوق نیکیاں لینے اور اپنے اپنے گُناہ سَر لدوانے پر تُل گئے تو کیا بنے گا۔ آہ! آہ! آہ! صدقے یارسولَ اللہ!

تجھے ہرگز گوارا ہو نہیں سکتا کہ محشر میں جہنّم کی طرف روتا ہوا تیرا گدا نکلے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

دنیا ہی میں مُعاف کروالینے میں عافیت ہے

ہمارے پیارے پیارے آقا مدینے والے مصطفٰے صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس کے ذمّے اپنے بھائی کا آبرو وغیرہ کسی بات کا مَظْلمہ (یعنی ظُلْم) ہو، اسے لازِم ہے کہ یہیں اس سے مُعافی چاہ لے قبل اس وقت کے آنے کے کہ وہاں نہ دینار ہوں گے

www.dawateislami.net

اور نہ درہم اگر اس کے پاس کچھ نیکیاں ہوں گی تو بقدر اُس کے حق کے اِس سے لے کر اُسے دی جائیں گی ورنہ اُس کے گناہ اِس پر رکھے جائیں گے۔ (بخاری،2/128، حدیث:2449)

سب نے صفِ محشر میں للکار دیا ہم کو اے بیکسوں کے آقا اب تیری دُہائی ہے

(حدائقِ بخشش، ص192)

بہتان کی تعریف

کسی شخص کی موجودگی یا غیر موجودگی میں اُس پر جھوٹ باندھنا بُہتان کہلاتا ہے۔ (حدیقہ ندیہ،2/200) اس کو آسان لفظوں میں یوں سمجھئے کہ بُرائی نہ ہونے کے باوُجود اگر پیٹھ پیچھے یا رُوبَرو وہ برائی اُس کی طرف منسوب کر دی تو یہ بُہتان ہوا مثلاً پیچھے یا منہ کے سامنے ریاکار کہہ دیا اور وہ ریاکار نہ ہو یا اگر ہو بھی تو آپ کے پاس کوئی ثُبُوت نہ ہو کیوں کہ ریاکاری کا تعلُّق باطِنی اَمراض سے ہے لہٰذا اس طرح کسی کو ریاکار کہنا بُہتان ہوا۔

بُہتان سے توبہ کا طریقہ

بُہتان سے توبہ کرے اس توبہ میں تین باتوں کا پایا جانا ضَروری ہے: ﴿1﴾ آیندہ بہتان کو ترک کرنے کا پکّا ارادہ کرنا ﴿2﴾ جس کا حَق ضائع کیا، ممکن ہو تو اس سے مُعافی چاہنا مثلًا صاحبِ حق زندہ اور موجود ہے نیز مُعافی مانگنے سے کوئی جھگڑا یا عداوت پیدا نہیں ہو گی ﴿3﴾ (جن) لوگوں (کے سامنے بہتان لگایا ان) کے سامنے اپنے جھوٹ (یعنی بہتان) کا اقرار کرنا یعنی یہ کہنا کہ جو میں نے بہتان لگایا تھا اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ (حدیقہ ندیہ،2/209) عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "بہارِ شریعت" (312 صَفحات) حصّہ 16 صَفْحہ 181 پر صدرالشریعہ بدرالطریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بُہتان کی صورت میں توبہ کرنا اور مُعافی مانگنا ضَروری ہے بلکہ جن کے

www.dawateislami.net

سامنے بُہتان باندھا ہے ان کے پاس جا کر یہ کہنا ضَروری ہے کہ میں نے جھوٹ کہا تھا جو فُلاں پر میں نے بُہتان باندھا تھا۔(بہارِ شریعت، 3/181، حصہ 16)

نفس کے لئے یقیناً یہ سخت گِراں ہے مگر دنیا کی تھوڑی سی ذِلّت اُٹھانی آسان مگر آخِرت کا مُعامَلہ انتہائی سنگین ہے، خدا کی قَسم! دوزخ کا عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔ لِہٰذا پڑھئے اور لرزیئے:

بُہتان کا عذاب

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: جو کسی مسلمان کی بُرائی بیان کرے جو اس میں نہیں پائی جاتی تو اس کو اللہ پاک اس وَقت تک دوزخیوں کے کیچڑ، پیپ اور خون میں رکھے گا جب تک کہ وہ اپنی کہی ہوئی بات سے نہ نکل آئے۔

(ابو داود، 3/427، حدیث: 3597)

گناہ کے اِلزام کا عذاب

لوگوں پر گُناہوں کی تُہمت لگانے والوں کے عذاب کی ایک دل ہلا دینے والی روایت مُلاحظہ ہو چُنانچِہ جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے خواب میں دیکھے ہوئے کئی مَناظر کا بیان فرما کر یہ بھی فرمایا کہ کچھ لوگوں کو زبانوں سے لٹکایا گیا تھا۔ میں نے جبرئیل علیہ السّلام سے اُن کے بارے میں پوچھا تو اُنہوں نے بتایا کہ یہ لوگوں جھوٹی تُہمت لگانے والے ہیں۔

(شرح الصدور، ص182)

شَکّی مِزاجوں کو تنبیہ

جو شکّی مِزاج عورتیں اپنے مردوں پر تُہمتیں دھرتیں اور اس طرح کی باتیں کرتی ہیں کہ * کسی عورت کے چکّر میں ہے * سب پیسے اُسی کو دے آتا ہے وغیرہ یوں ہی جو وَہمی مرد

www.dawateislami.net

اپنی عورتوں پر اس طرح گُناہ کی تُہمتیں لگاتے ہیں کہ * اس کی کسی کے ساتھ "آشنائی" ہے * اپنے آشنا کو فون کرتی ہے * اُس سے ملتی ہے * گندے کام کرواتی ہے وغیرہ۔ ان کو بیان کردہ الزامِ گُناہ کے عذاب کی روایت سے عبرت حاصِل کرنی چاہے۔ اِس ضِمن میں ایک عبرت انگیز حِکایت مُلاحظہ ہو چُنانچِہ

عورت پر تُہمت لگانے کے سبب ہلاکت

حضرتِ علّامہ جلالُ الدّین سُیُوطی شافِعی رحمۃُ اللہِ علیہ شرحُ الصُّدور میں نَقْل کرتے ہیں: ایک شخص نے خواب میں جَرِیر خَطَفِی کو دیکھا تو پوچھا: مافَعَلَ اللہُ بِکَ؟ یعنی اللہ پاک نے تمہارے ساتھ کیا مُعاملہ کیا؟ تو اُنہوں نے کہا: میری مَغْفِرت کر دی۔ میں نے پوچھا: مَغْفِرت کا کیا سبب بنا؟ کہا: اس تکبیر کہنے پر جو میں نے ایک جنگل میں کہی تھی۔ میں نے پوچھا: فَرَزْدَق کا کیا ہوا؟ تو اُنہوں نے کہا: افسوس پاک دامن عورتوں پر تُہمت لگانے کے باعث وہ ہلاکت میں گرفتار ہوا۔ (شرح الصدور، ص285، البدایۃ والنہایۃ، 6/409) ہائے! ہائے! ہائے! ہم نے نہ جانے زندگی میں کتنوں پر بُہتان باندھے ہونگے! آہ!

جی چاہتا ہے پھوٹ کے روؤں ترے غم میں سرکار! مگر دل کی قساوت نہیں جاتی

(وسائلِ بخشش، ص382)

ایک دوسرے کو غیبت سے بچانے کا طریقہ

اے عاشِقانِ رسول! جن جن خوش نصیبوں کا یہ ذِہن بن رہا ہو کہ ہمیں غیبت کے مُوذی مَرَض سے چھٹکارا پانے کیلئے کوششیں تیز تر کر دینی ہیں وہ آپس میں طے کر لیں کہ ہم میں سے اگر مَعاذَ اللہ کوئی غیبت شُروع کر دے تو جو موجود ہو وہ اپنی قُوّت کے مطابق زَبان سے ٹوک کر روک دے اور توبہ کرنے کا کہے نیز اوّل آخر صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب کہہ کر

www.dawateislami.net

دُرُود شریف پڑھانے کے ساتھ کہے: ''تُوبُوْا اِلَی اللہ! (یعنی اللہ پاک کی طرف توبہ کرو!) یہ سن کر غیبت کرنے والا کہے: اَسْتَغْفِرُ اللہ (یعنی میں اللہ پاک سے بخشش چاہتا ہوں) اِن شاءَ اللہُ اِس طرح ہاتھوں ہاتھ توبہ کی سعادت مل جائے گی۔ جنہوں نے غیبت کرتے نہ سنا ہو ان سے احتیاط لازِمی ہے، آواز و انداز ایسے نہ ہوں کہ جن کو پتا نہ تھا ان کو بھی معلوم ہو جائے کہ فُلاں نے مَعاذَ اللہ غیبت کی۔

کسی کو کالا کہنا بھی غیبت ہے

ہمارے بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم توبہ کے معاملے میں بِالکل نہیں شرماتے تھے چُنانچہ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت امام محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ نَقْل فرماتے ہیں: حضرتِ امام ابن سِیرین رحمۃُ اللہِ علیہ نے ایک شخص کا ذِکْر کرتے ہوئے فرمایا: وہ آدمی سیاہ فام (یعنی کالا) ہے پھر فرمایا: اَسْتَغْفِرُ اللہ ''یعنی میں اللہ پاک سے بخشش طلب کرتا ہوں'' میں سمجھتا ہوں کہ میں نے اس کی غیبت کی ہے۔ (احیاء العلوم، 3/178)

بغیر شرمائے فوراً توبہ کر لینی چاہئے

اے عاشقانِ اَولیا! ہمارے بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم کا خوفِ خدا مرحبا! اتنے زبردست بُزُرگ نے فوراً سب کے سامنے توبہ کر لی اس میں یہ بھی درس ملا کہ خدا نخواستہ کبھی لوگوں کے سامنے غیبت وغیرہ گُناہ سَرزد ہو جائے تو اِحساس ہوتے ہی بِغیر شرمائے سب کے سامنے توبہ کر لی جائے۔ اگر بعد میں احساس ہو گیا اور توبہ کر لی تو جن جن کے سامنے غیبت کا گُناہ کیا ان کو اپنی توبہ پر مُطَّلع کر دیا جائے۔ توبہ کا یہ قاعِدہ ذِہن میں رکھئے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: اللہ پاک کے آخری رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جب تم کوئی گُناہ کرو تو توبہ کر لو، اَلسِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِیَۃُ بِالْعَلَانِیَۃِ یعنی پوشیدہ گُناہ کی توبہ پوشیدہ اور علانیہ

www.dawateislami.net

گُناہ کی توبہ عَلانیہ۔(معجم کبیر،20/159،حدیث:331)

اس حِکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بِلااِجازتِ شَرعی پیٹھ پیچھے کسی مسلمان کے جسمانی عیب بیان کرنا مثلاً * کالا * ٹھورا * بدصورت * کوڑھی * گنجا * موٹا * لمبا * ٹھگنا * کانا * اندھا * بہرا * گونگا * بانڈا * بھینگا * لُولا * لنگڑا * کُبڑا کہنا غیبت ہے۔ بعض اسلامی بھائی کالی رنگت والے اسلامی بھائی کو بِلالی کہتے ہیں، بِلاضَرورت یہ بھی نہ کہا جائے کہ پیٹھ پیچھے سے کہنا غیبت میں شمار ہوگا کیوں کہ جس کو "بلالی" کے مُرادی معنیٰ معلوم ہوں گے یعنی جو سمجھتا ہوگا کہ میں کالا ہوں اِس لئے مجھے "بِلالی" کہہ رہے ہیں تو اُس کو بُرا لگ سکتا ہے۔ ہاں اگر کسی مخصوص اسلامی بھائی کی پہچان ہی بلالی ہے تو اِس نیّت سے بِلالی کہنے میں حَرَج نہیں۔

گناہ ہوتے ہی فوراً توبہ کرنا واجِب ہے

حضرت امام نَوَوی رحمۃُ اللہِ علیہ سے منقول ہے: جُوں ہی گناہ صادِر ہو فوراً توبہ کر لینا واجِب ہے خواہ صغیرہ گُناہ ہی کیوں نہ ہو۔(شرح مسلم للنووی، ص59)

کسی کی بات غیبت نہ تھی مگر آپ نے غیبت کہہ دی تو؟

کسی بات کو گناہ بھری غیبت قرار دینے کیلئے معلومات ہونا ضَروری ہے اگر آپ نے بے سوچے سمجھے کسی کی بات کو غیبت ٹھہرایا اور اُس کے مُرتکِب کو گنہگار قرار دیا اور وہ گُنہگار نہیں تھا تو اِس صورت میں آپ گنہگار ہوں گے توبہ اُس پر نہیں آپ پر واجِب ہو جائے گی! بہر حال آپس میں یہ ضَرور طے کر لیجئے کہ غیبت نہ ہو رہی ہو پھر بھی اگر کسی نے غَلَط فَہمی کے سبب تُوبُوْا اِلَی اللہ کہہ دیا تب بھی ہم "جھگڑے" کی کیفیت پیدا نہ ہونے دیں گے ورنہ شیطان کو دوسرے زاویے سے یعنی لڑوانے اور دلوں میں بُغض و کینہ ڈلوانے کے ذَرِیعے گُناہ کروانے کا موقع ہاتھ آ سکتا ہے۔

www.dawateislami.net

جھگڑے سے بچنے کی فضیلت

خدا نخواستہ کبھی دو اسلامی بھائی لڑ پڑیں تو موقع پا کر تیسرا بُلند آواز سے صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب کہہ دے، دونوں دُرُود شریف پڑھتے ہوئے صُلح (صُل۔ح) کرلیں۔ جو حق پر ہونے کے باوُجود نہیں جھگڑتا اُس کا تو اِن شاءَ اللہ بیڑا ہی پار ہے۔ چُنانچِہ مدینے کے سلطان، رحمتِ دو جہان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو حق پر ہونے کے باوُجود جھگڑا نہیں کرتا میں اُس کیلئے جنّت کے (اندرونی) کَنارے میں ایک گھر کا ضامِن ہوں۔

(ابوداؤد، 4/332، حدیث:4800)

اَسْتَغْفِرُ اللہ کہنے کی فضیلت

لوگوں کی موجودَگی میں ہر طرح کی معصیَت، بلکہ ناپسندیدہ حَرَکت مَثلاً فُضول گوئی صادِر ہونے پر بلکہ موقع کی مناسبَت سے بِلا عُنوان بھی بُلند آواز سے اوّل آخِر صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب کے ساتھ تُوْبُوْا اِلَی اللہ کہہ دینا چاہئے کہ ہر وقت توبہ واستِغفار کرتے رہنا کارِ ثواب ہے۔ فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: مَنِ اسْتَغْفَرَ اللّٰہَ غَفَرَ لَہٗ یعنی جو کوئی اللہ پاک سے اِستِغفار (یعنی مغفِرت طلب) کرے گا اللہ پاک اُس کی مغفِرت فرما دے گا۔ (اَسْتَغْفِرُ اللہ کہنا بھی اِستِغفار یعنی مغفرت طلب کرنا ہے) (ترمذی، 5/288، حدیث:3481)

توبہ کے تین ارکان ہیں

البتّہ گناہ سَرزد ہوا ہو تو اس کی مَحض رسمی توبہ کافی نہیں عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "بیاناتِ عطّاریہ" (480 صفحات)، حصّہ اوّل کے صَفْحَہ 79 پر ہے: صدرُ الافاضِل حضرتِ علامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ

www.dawateislami.net

فرماتے ہیں: توبہ کی اصل رُجُوع اِلَی اللہ (یعنی اللہ پاک کی طرف رجوع کرنا) ہے اس کے تین رکن ہیں: (1) اعتِرافِ جُرم (2) نَدامت (3) عَزمِ ترک (یعنی اِس گناہ کو ترک کر دینے کا پکّا ارادہ) اگر گُناہ قابلِ تَلافی ہو تو اِس کی تَلافی (یعنی نقصان کا بدلہ) بھی لازم مَثَلًا تارِکُ الصَّلٰوۃ (یعنی بے نَمازی) کیلئے پچھلی نمازوں کی قضا بھی لازِم ہے۔ (خزائن العرفان، ص12)

سبھی غیبت سے بچنے کی ترکیب کریں

تمام مسلمان، جُملہ عاشقانِ رسول بَشُمول دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس کے اراکین و مُبَلِّغین، مُدرِّسین و طلبۂ علمِ دین، مُعَلِّمین و مُتَعَلِّمین نیز مَدَنی قافِلوں کے مسافِرین وغیرہ غیبت سے بچنے کے مذکورہ طریقوں پر عمل کریں گے تو ان کیلئے اِن شاءَ اللہ رحمتیں ہی رحمتیں اور مَغْفِرتیں ہی مَغْفِرتیں ہوں گی۔ یا اللہ پاک! مسلمانوں کو بد گُمانیوں، غیبتوں، تُہمتوں، چُغلیوں، دل آزاریوں وغیرہ گُناہوں سے محفوظ فرما، یا اللہ پاک ہمارے پیارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیاری اُمّت کی مَغْفِرت فرما۔

اٰمین بجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم

دُعائے عطّار

یاربِّ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! جو بھی اسلامی بھائی یا اسلامی بہن اپنے یہاں "ایک دوسرے کو غیبت سے بچانے کا طریقہ" رائج کرے اُس کی اور جو جو ساتھ دیں اُن سب کی غیب سے مدد فرما، اُن سب کی غیبت بلکہ ہر معصیت سے حفاظت فرما کر ان کے دلوں میں اپنی اور اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سچی مَحبّت بھر دے۔ اُن سب کو جنّتُ الفِردَوس میں بے حساب داخِل فرما کر پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پڑوس میں بسا دے اور یہ تمام دُعائیں مجھ گنہگاروں کے سردار کے حَق میں بھی قبول فرما۔ یا اللہ پاک ہمارے پیارے

www.dawateislami.net

آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیاری اُمّت کی مغفِرت فرما۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

خدایا اَجل آکے سر پر کھڑی ہے　　دکھا جلوۂ مصطفٰے یا الٰہی
مسلماں ہے عطّار تیری عطا سے　　ہو ایماں پر خاتمہ یا الٰہی

(وسائلِ بخشش، ص105،106)

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

فہرست

جو اپنے عیبوں کو جان لیتا ہے	01	بہتان کی تعریف	14
اللہ پاک عیب پوشی فرمائے گا	02	بُہتان سے توبہ کا طریقہ	14
جہنّم میں چیخ رہے ہوں گے!	03	شکّی مزاجوں کو تنبیہ	15
غیبت ایمان میں فساد پیدا کرتی ہے	03	ایک دوسرے کو غیبت سے بچانے کا طریقہ	16
ایک نو مسلم کی دردناک آپ بیتی	04	عورت پر تُہمت لگانے کے سبب ہلاکت	16
غیبت سے توبہ کا طریقہ	10	کسی کو کالا کہنا بھی غیبت ہے	17
بندے سے بھی مُعافی مانگے	11	گناہ ہوتے ہی فوراً توبہ کرنا واجِب ہے	18
جس کی غیبت کی تھی اُس کو پتا چل گیا تو؟	12	جھگڑے سے بچنے کی فضلیت	19
دنیا ہی میں مُعاف کروا لینے میں عافیت ہے	13	دُعائے عطّار	20

www.dawateislami.net

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم

اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مدنی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان کی عزت، مال اور جان دوسرے (مسلمان) پر حرام ہے۔

(ترمذی، 3/372، حدیث:1934)

978-969-722-231-5
01082227

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net